رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED No. A.785



M. H. Khan Artist — Engraver Lucknow

قیمت فی پرچہ

اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ کا عطر حنا خاص ترکیب سے بنتا ہے

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت مین ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہین بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ قیمت کے علاوہ وی پی بھیجنے مین خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازون کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتون سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیان ناظرین دریافت نہین کر سکتے۔ ہر ایک نمبر مین نئے مضامین ہوتے ہین ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس مین آپ کے مذاق کے مضامین نہون۔ اور دوسرے پرچے مین آپکے حسب خواہش مضامین ہون۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحانا تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائین اگر اس پرچے کے مضامین آپکے حسب طلب یا مذاق کے موافق معلوم ہون تو پھر ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہین۔ ورنہ الخیر ختم البلاغت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہین ڈال سکتے تو انھین لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریدارون سے قیمت بھجوائین اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروائین۔ دام و درم نہین تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائین۔ مذہب یا نادار یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہین سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہین۔ یہان سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہین وہ راستہ مین گاؤ گپ ہو جاتا ہے لیکن ہمیشہ ہر ایک نمبر کے اشاعت کے عقب مین پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہین۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارون خریدارون کے دو لفافہ بنا دینا منیجر خود نہین پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائین ناخوش کرنا مقصود نہین ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہین ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اُسکا جواب مثلاً زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہین کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات واطلاعات کے تحت مین منیجر اودھ پنچ کا نام نہین ہے اُنکے متعلق جملہ خط وکتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین۔ اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور انکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہین ہین۔

(۱۰) مضامین صاف خط مین کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائین۔ مذہبی حیثیت کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن مین نہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہین اُنھین خطوط اور منی آرڈر مین نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

• لطف

بہرات ماجد بہ بکرم
طبیب کانپوری کا اعلی اور
ہین جلکر حکیم صاحب
بہادر ہو۔ خاص وہ
سے تیار کرتے ہین اور
خاص بین ایک ہی
خریف جاتی ہے اور
کیجیے۔ اگر آپ آزمانا ہے
درستہ وہ شکر رہا ہے
کیجیے قیمت فی شیشی
محصولڈاک علاوہ
سید قاسم صاحب
دفتر اخبار اودھ

• لطف حیات کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے۔ مفصل اشتہار صفحہ ۱۰ و ۱۱ کے درمیان کی چٹھی مین ملاحظہ ہو۔

مدیر شیخ محمد ...

جلد ۱۲ — نمبر ۱۳

مضامین

۱۰ اپریل ۱۹۲۸ء

نگارستان

نمبر ۲
"رقاصہ"

ایک عرب کی ناچنے والی سے کسی نے پوچھا تمہارے ہاتھ میں کونسی صنعت ہے۔ یعنی تمہارا ذریعۂ رزق کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا۔ ہاتھ میں تو کوئی صنعت نہیں مگر پاؤں میں ہے۔ صنعت رقاصہ کا قلم بھی اگر چاہے تو یہیں اشارہ کر سکتا ہے۔ خصوصاً اس مضمون میں یہی صنعت ہے۔ نغمہ کا بیان گذشتہ نمبر میں ہوا۔ یہاں سے ناچ کا فن شروع ہوتا ہے یارو دل سنبھالو پری نغمہ رُخ دیو در کرشمۂ ناز۔

گاتی ہوں بجاتی ہوں سدا کام ہے میرا
آفاق میں ...... پری نام ہے میرا

فرماتے ہیں :-

"جب ذکر دلوں میں ندا ہوئے کہ ایک خاص وجد ہو۔ نیچے جھکا چہرہ بصورت ایک رخسار کو گھر گھٹ کر لیتی ہے اس حال میں کہ گھونگٹ کے کنارے کو ہٹا کر اُس کی مردہ ستانی آنکھیاں ... ہیں تو یہ پوچھتا ہوں کہ اس چہرۂ عریاں سے جان نکلی جا رہی ہے لیکن نہیں نکل سکتی کہتا ہوں اور تباہ ہوتا ہوں۔"

اس گت کا نام "گھونگھٹ گھونگھٹ گت" ہے گر گھونگھٹ والے میں نافہمی سے انھوں نے ناچ بھی چھوڑ دیا اور ناچ کے رموز بھی دل سے نکال پھینکے۔ اس فن کے ماہر کامل وہ چار ہی تھے گر وہ سب بھاگ گئے حضرت مصنف گھونگھٹ کر گئے۔ اور دونوں رخساروں کے گھونگھٹ کر گئے۔ یا یوں کہیے کہ جان بچا کر نکل گئے اور نہ کہیے دیکھیے تباہ ہو گئے۔ اب رموز شناسی درست قائم ہے۔ کیا معنی کہ رقاصہ گھونگھٹ کرتی ہے اور حضرت نکل سکتے ہیں نہ پیچھا چھڑا سکتے ہیں۔ ایک رخسار کے گھونگھٹ کرنے میں تو یہ حال ہوا اگر کہیں دونوں گھونگھٹ کر کے مکمل پردہ عریاں کا کیا مارتی تو کیا گذرتی؟

گھونگھٹ کرنا۔ عریاں چہرہ۔ پردۂ عریاں۔ جنت نگاہ ہے اور جان بچا کر نکلنے کی کوشش حقیقی علم و فضل ہے بخیال طوالت ہم پوری عبارت تحریر نہیں کرتے جا بجا جدت طرازی اور حقیقی علم و فضل کے جوہر اور لطیف ثبوت زندہ دل ناظرین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ مثلاً

(۱) فرش پہ تیرتی ہوئی چلتی معلوم ہوتی ہے۔ شیشوں کی ایک قسم ہے جسے کبوتری کہتے ہیں۔ کبوتری دانہ چگنے کے بعد تیرتی ہے۔ جدت طرازی یہ ہے کہ حضرت نے انسان کے ساتھ بھی تیرنے کی نسبت دی۔ حقیقی علم و فضل کی عینک سے تیرنے کا پُر لطف تماشا دیکھا۔ فوفون فوفون۔

(۲) "صرف ہتھیلیوں کے تصادم سے تالیاں بجاتی ہے۔"

عجب کمال ہے عموماً لوگ ناک کے ارتعاش سے تالیاں بجاتے ہیں۔ یہ کمبخت ہتھیلیوں کے تصادم سے تالیاں بجاتی ہے۔

(۳) "مثال یونم۔ فارسی کا مار ... لطف ہا ہے جدت طرازی و علم و فضل حقیقی ہے۔"

(۴) "سادہ کے تال و سم کے ساتھ تیری بوٹی بوٹی پھڑکنے لگتی ہے تو میں بھی اپنے اعضا میں جنبش محسوس کرتا ہوں اور یہ چاہنے لگتا ہوں کہ میں بھی تیرے ساتھ رقص کرنے لگوں۔"

پیچھے صاحب وہی عارضہ پیدا ہوا جس کا اندیشہ تھا بھی خرچ ہوئی گر حسب معمول اس فقرے کے بعد اپنی بیچارگی کا اعتراف نہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس ناچ نے گئے بہ قدرت ہے جب تو ... اختیار نہیں فرمائی اور یہ نہیں فرمایا کہ میں مٹکنے نہیں لگا۔ میں نہیں تھرکا۔ اور اس خیال سے نہیں تھرکا کہ اہل بزم اپنے دل میں کیا کہیں گے۔ "رقص رقصانہ دلکش عاشق۔ عجیب کل ہے۔ جنبش رقصانہ مقدمۂ سفر یا رقص جشنا یہ تفسیر عریاں۔"

(۵) "اپنے جوانے جسم سے بدن لچکتی ہوئی گردن .... سے ادا کرتی ...... تو میں جاگا اس وقت وہ ساری شرارتیں اور عیاریاں مجھ میں عود کر آتی ہیں جن سے میرے شباب کی ترکیب ہوئی ہے۔"

کیسا اثر کہتے ہیں ؎

شعلہ سا گاہ گاہ ہے موئی دعاوت کا بھی

یعنی ان تین چیزوں کا مرکب کشتہ کو زندہ کر دیتا ہے۔ بلکہ بنا بر قیاس ... شباب و اکسیر عبارت حضرت مضمون نگار کے چلانے دھوکے کا نسخہ یوں مرتب ہو سکتا ہے جوانا ہوا بدن۔ لچکتی ہوئی گردن بل کھاتے ہوئی کمر۔ ... آلود نگاہ۔ شرم آگیں چتون۔ زیر نقاب چہرہ۔ ساری الزان کوشش کے باوجود ... اور سو ... ہی گر یہ نسخہ ناقص عمل ہے جب تک طبلے کی گمک۔ مجیرے کی کھنک۔ سارنگی کی جھنک منک۔ گلے کی کوک گھنگروؤں کی جھنکار چرائے ہوئے بدن کی شکستگی۔ آب و دانہ شرم و حیا میں جلوے کے استعمال شوشکل ہے کہ شباب کے نُرہ عناصر پھر ہری لے کے جاگیں۔

(۶) "تیری نزاکت کی طرف سے اپنے اندر ایک سخت خیال رشمنی پاتا ہوں۔"

وہ نہیں کیا خوب ... سخت خیال رشمنی کی ترکیب بیجا ... نکال کی سخت خضا کرے وہ ... جدت طرازی

(۷) "وہ خراب ہوا بھی ابھی تیری کانپتی سیاہ پلکوں کی آغوش میں سو رہی تھی۔"

خراب ... ہے اور کیا ... حقیقی علم و فضل

(۸) "یہی جوانی کا وہ نشہ جو سیر سے ... شکوں پہ ... شخص کو میسر آ سکتا ہے مجھ پر نہ ڈال۔"

نشہ بھی ... ہے کہ ... بہ آسانی ... کیا ڈال دیا جاتا ہے۔ جدت طرازی۔

(۹) "جل ... جل ہو جا۔"

یہ ... کی ... ہے ... کہتے ہیں جہالت ... حقیقی علم و فضل ... جا رہے گئے۔

(۱۰) خوش نما قرقری: یعنی غم فراق ہوئی دوشیزہ
جدت طرازی۔

(۱۱) "لوگ کہتے ہیں کہ کورا رقص ہے اور تیرا رقص
اسٹیاد عریانی۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ ہر صنعت کی
تکمیل عریانی پر ختم ہوتی ہے"
واقعی وہ صنعت ہی نہیں جو عریانی پر ختم نہ ہو
حقیقی علم و فضل۔

(۱۲) "مگر دنیا میں ایسے لوگ ہیں جنکو میرے
رقص میں عریانی نظر آتی ہے اور وہ اس وجہ سے
مجھ سے متنفر ہیں۔ تعجب یہ ہے کہ میری حس اور
مجھ کام نہیں کر سکتی"
عریانی نظر آتی ہے دوسروں کو اور وہ اپنی
حس کی رسائی کا رونا روتے ہیں مضمون نگار
صاحب بھلا عریانی میں حس کیا کام کرے؟ دونوں
لفظ مؤنث ہیں۔ جدت طرازی

(۱۳) "مگر مجھے بھی پتہ نہیں آیا کہ کس حیثیت
سے استاد رسیدہ المحصول ہوں"
یہ شعر ہی رقاصہ کو عربی میں نصیحت ہے غلط
جب تک قرأت میں ہو اس وقت تک حقیقی علم و
فضل ظاہر نہیں ہو سکتا۔ یا ایہا المغنیہ انت
یسیرا المحصول۔ [illegible]
چاہیے کہ علامہ ہونے میں رقاصہ کو بھی [illegible]
اور یہاں بھی ممکن ہے کہ [illegible] کا
درجہ ہوا ہے۔ حقیقی علم و فضل۔

(۱۴) "جسم میں کشیدگی ہے"
یعنی کشیدہ قامت ہے کشیدگی کے معنی میں
کشیدہ۔ کشیدہ قامتی اور جسم کی کشیدگی میں زمین
آسمان کا فرق ہے مگر جدت طرازی ہے کسی کا
اجارہ نہیں۔ قامت کا کشیدہ ہونا اور جسم میں
کشیدگی ہونا اسکے نزدیک ایک ہی ہے۔

(۱۵) "جسم حرکت کرتا ہے تاکہ محض تکمیل فن
کے لیے کسی ایسے حصہ جسم کو نمایاں کرتی ہے جسکو
ملا بھی کوئی پردہ کوئی حجاب نہیں چھپا سکتا۔
اس وقت میں بے اختیار ہو جاتا ہوں۔ حالانکہ
رقص سے جدا میں نے بارہا خود سینہ کو دیکھا اور
دیکھ کر خاموش ہو گیا"
حالت رقص سے جدا بارہا خود سینہ کو دیکھا اور
خاموش ہو گیا۔ لیکن حالت رقص میں بے اختیار
ہو گیا۔ بے اختیاری کی تفصیل مذکور ہے کہ کوئی
شیرخوار تو خود سینہ دیکھتے ہی مچلتا [illegible]
کی رٹ لگا دیتا ہے حضور شیرخوار نہیں ہیں تو
پھر بے اختیاری میں کیا منہ سے ٹپکا؟ یا ارشاد کیجیے
چاہیے نہیں کہ ہر صنعت کی تکمیل عریانی پر
ختم ہوتی ہے اسے بے اختیاری کیجیے [illegible]
اہل ذوق و حیا سے التجا ہے کہ ہمیں معاف فرمائیں
مضمون کے الفاظ صحت کے ساتھ نقل ہوئے ہیں
ہم نے کوئی تحریف نہیں کی۔ مطالب الفاظ ہی سے
اخذ کیے جاتے ہیں۔ حقیقی علم و فضل یہیں حاصل
نہیں۔ باقی آئندہ

کمیل مجاور

دشمنی علم

ایک عجیب و غریب خدا کی قدرت آج کل ظاہر ہے
[illegible]
[illegible] فرسائی فریب کی
ایک صاحب جو کسی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نصیحت [illegible]
(۱) [illegible]
اگر [illegible]
کرنا ہے کہ [illegible]
آپ ادھر [illegible] دیکھ کے آپ کی غلطی ہے
مذاق میں [illegible] کی بات نہیں۔
غلط بیانی ہے [illegible]
[illegible]
یہ اے ساقی جیا ساقی۔
لکھتے ہیں ۔۔ جناب ایڈیٹر صاحب [illegible]
.... کلب کا ممبر ہے اودھ پنچ کا [illegible] مطالعہ [illegible]
حاشیہ۔ غلط! نہ آپ کو شوق ہے نہ اودھ پنچ آپ کے
مذاق کے موافق ہے۔ مگر عنایت کا شکریہ قبول فرمائیں
ع کہاں دنیا میں اب وہ [illegible] دیکھنے والے
خدا رکھے انھیں کہ برائی دیکھ لیتے ہیں
مشن: اودھ پنچ کا وہ اگلا زمانہ یاد آتا ہے جب
[illegible]
[illegible] کی کہانی [illegible]
[illegible]
ہوتے تھے۔ ایک حال کا اودھ پنچ ہے جس کے
مضامین خدا جانے کیا ہوتے ہیں [illegible]
حاشیہ: واقعی سچ ہے اب کی قوم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کیا آپ اس زمانہ میں اودھ پنچ
کے خریدار تھے یا نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
اودھ پنچ بھی علمی مضامین سے خالی نہیں آپ نے
[illegible] مضامین کی [illegible] کسی سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سے مجھے کسی [illegible] نہیں آتی ہے

حاشیہ۔ خدا عمر کرے۔ علاج کیجئے بیماری ٹھیک ہو۔ جس ۱۳ لاکھ کا ایک قصہ ہمیں یاد ہے سنئیے یہ ہے کہ خلیفہ ہارون رشید کے زمانہ میں کوئی ظریف شخص حکایات کے نقل و ذکر میں مہارت رکھتا تھا۔ ایک روز خلیفہ نے اس سے کہا کہ آج اگر تو نے مجھے نہ ہنسایا تو جان کی خیر نہیں۔ ظریف نے اپنی کل کائنات صرف کر دی دن بھر یکے بعد دیگرے افسانہ کہتا رہا۔ اختتام جامع کے متعلق حکایات الف لیلہ۔ مگر خلیفہ کے ہونٹوں پر شکن بھی نہ پڑی۔ ساری قوت ختم ہو گئی جب وعدہ پورا کرنے بڑھا [illegible] رکھا ہیں۔ اجل سامنے آ کھڑی ہوئی۔ نقال صاحب نے دل میں کہا بدبخت مروا ہی ڈالے گا۔ مگر کہا تھا دل میں نکل گیا زبان سے۔ ۱۴۰ بے تو کیا مروا ہی ڈالے گا۔ اب یہی کا کل تھا بس اتنا سنتے ہی خلیفہ مارے ہنسی کے لوٹ گیا ہے مہربان اور گستاخ [illegible] اودھ پنچ آپ کو کہاں پا سکے جو ہمارے ارتکاب سے دل گرفتگی کا علاج کرے۔

متن۔ یکہ موت کی تصویر آنکھوں کے سامنے پھرنے لگی۔

حاشیہ۔ ہو کیجیے یاران زیست گا۔ ارے تو بیا اللہ ہم تمہارے جیسا مرنے کو بیٹھے ہیں"

نصیر الدین حیدر بادشاہ قدسیہ محل پر عاشق تھے۔ قدسیہ محل نے [illegible] انتقال فرمایا اس غم میں بادشاہ نے دربار کو سیاہ پوشی کا حکم دیا۔ خود بھی سیاہ لباس زیب تن فرمایا۔ دربار بھر جانوروں کی کا فرش ہو گیا۔ کپڑے نہ آج اترے ہیں نہ کل۔ شاہی امراء بھی [illegible] اعلان ہوا کہ جب تک عمر اسی لباس میں رہیں گے۔ گرم تھے [illegible] پلٹ گئی۔ [illegible] ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ [illegible] دیکھیں شب کو خواب میں [illegible] نہیں تم بھی [illegible] ہمارا [illegible] ان کی جدائی [illegible] تمام بھی کوئی نہ [illegible] اب حضرت ہم دعا کرتے ہیں کہ جناب الٰہی ہم [illegible] زندہ رہیں۔ موت کی بھیانک تصویر [illegible]

آپ تو خیر گروہ مرے اپنی قسم خیال کرتے ہیں کہ مضمون معانی کے علاوہ انسانی زندگی سے متعلق ہے موت کا تذکرہ ضمناً ہے۔ سرا [illegible] ہمارے اس فکر میں ذبلے ہو گئے کہ آخر عنصری جسم میں روح کیونکر پیوست ہو کے چھٹ جاتی ہے ہم نے پتا تھا اپنی آنکھوں سے دیکھا در اصل یہ ہے ایک عجیب اس طرح کا تماشا ہے امکان عقل سے خارج ہے تفصیل از [illegible] مضمون نے جسم اثیری کے مادی [illegible] انفصال کا کا خاص ذکر کیا ہے کہ الحاق و اتصال کی حالت میں ہم بچے تھے بے خبر۔ تھے ایک گرتی گاڑی کے اندر تھے اب چھٹے ہوئے عالم میں واصل ہے انفصال کی تفصیل سمجھنے کی کوشش کرو تو شاید الحاق و اتصال کی اہم بھی سمجھ جائے۔ سمجھنے والے کے واسطے یہ ایک عالمانہ ظرافت ہے۔ آپ تو نادان ٹھہرے۔

متن۔ موت کے تذکرہ سے دل گرفتگی طاری ہوتی ہے۔

آل انڈیا مشاعرہ

لکھنؤ [illegible]

[illegible]

جناب والا۔ سلام و نیاز۔ حسب قرار داد [illegible] [illegible] آل انڈیا مشاعرہ [illegible] ۲۰۔۲۱۔۲۲ اپریل [illegible] [illegible] ہے [illegible] کلام [illegible]

[illegible]

طرح [illegible] قافیہ [illegible] ردیف [illegible]

طرح فارسی [illegible]

قافیہ [illegible] ردیف [illegible]

نوٹ [illegible]

[illegible]

المشتہر

[illegible]

حاشیہ۔ خدا نخواستہ دل گرفتگی بلا کیا ہے موت بھی دل لگی ہے۔ اگرچہ اس کا حدوث اور وجود انسان کے اختیار میں نہیں۔

متن۔ ہم نے اودھ پنچ کا اودھنا اندیکھا ہے کہ پڑھ کر ہم آپ ہی ہنستے ہنستے پیٹ پکڑ کر لوٹنے لگتا تھا۔

حاشیہ۔ بجا ہے دشمن مرگ میں مبتلا تو نہ تھے؟ اچھا ہوتا بچے اسوقت مرض کیا تھی؟ اگر ظریف اتنی ہی تھی جتنی آج ہے تو آپ ہی جلد تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضور کا مزاج درست نہیں سلب ہیبت یا قلب ہیبت کا علاج ہونا چاہیئے۔

شغبان [illegible] جوانمردی [illegible]

شیخ [illegible] و صبی [illegible] شیخ

پڑھا تھا اب پانچ دس برس پڑھ رہا ہوں اگر [illegible] کی نظام عالم پر برف گر گئی۔ [illegible] آپ کی دہائی ہے کہ ایک شخص جا رہے تھے راہ میں کسی نے پوچھا حضرت آپ کا سن کیا ہے کہنے لگے پچاس برس کا۔ سائل نے کہا دس برس اس طرف بھی جناب نے یہی سن بتایا تھا۔

[illegible]

نوٹس حسب دفعہ [illegible] ایکٹ نمبر [illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

ہوئے ہیں ان پیر قاعدہ ہے جہاں رہتا ہوں دس برس سے کم نہیں رہتا۔ اب دس سال تک یہاں ہی کے شہر میں قیام کروں گا۔ دوسری حکایت اس سے زیادہ لطیف ہے ایک بڑے میاں نے کسی جوان سے پوچھا نام خدا اب کیا عمر ہے۔ کہنے لگے بیس برس مگر خیال ہے کہ اٹھارہ اور انیس برس کی عمر ہو گی یہ نہیں کہ سترھویں سال میں کوئی کلام نہیں لیکن میری اماں کہتی ہیں کہ لالہ ہے ابھی پندرھواں بھر کے سولہواں شروع ہوا ہے اماں ہی کا قول ہے آن جان تسلیم نہیں تو تین دو مہینے برس پر بھی ہوئی ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ میری عمر میں سترہ سالہ ہے اور میں اس سے دو برس چھوٹا ہوں۔ پس میں گیارہ سال قبل از گیارہ سال کا تھا اور ابھی گیارہ سال تک گیارہ ہی برس میں رہنے کا ارادہ ہے۔ بڑے میاں نے لپک کے ان کا منہ بھینچ لیا کہ آواز نکلنے پائی۔ انھوں نے بڑی مشکل سے رہائی پائی اور پوچھا کہ یہ کیا نامعقول حرکت ہے۔ بڑے میاں نے جواب دیا صاحبزادے تم بہت پیچھے ہٹ رہے تھے میں ڈرا کہ کہیں پھر کہیں ..... ماں کے پیٹ ہی میں نہ جا پہنچو جہاں سے نکلے تھے اور خدا بچے پر ہاتھ پاؤں مارنے لگو۔ میں تمہارا گھر نہیں جانتا کہ تمہیں اتنی ہی تک پہنچاؤں۔ تو خدا وند نعمت آپ واکہ سینگ کٹا کے بچھڑوں میں داخل ہوں وہ جستی کھیلتی طرح ذرا سی بات میں کہیں کر دیتی بھی میسر نہیں آ سکتی۔

کوئی مضحک واقعہ اودھ پنچ میں درج ہو تو ہم تو دیکھنے والوں کو اب بھی اتنا سا لطف حاصل



ہوتا ہے بات بات مسکراتے ہیں جہاں غصہ آگیا غضب زہر پیٹ پکڑ کے روٹھ جاتے ہیں۔ اخلاق و آداب وضع ادب کی اصلاح اور کئی مسائل حل طلب ہیں کوئی شگاف ہو کے آجاتا نہیں جو حضور کو غصہ آئے۔ مضحک واقعات روز روز حادث نہیں ہوتے لہٰذا یہی بہت ہے کہ دلکش طرز سے ضروری مطالب ادا کرتے رہیں۔ یہ مضمون اور محنت سے لکھے گئے مضامین خشنہ میں صرف اودھ پنچ کو میسر آتے ہیں اور اس ہی کا حصہ ہیں جس میں کوئی جنجال ہو ایسے ہی مضامین ہم پہنچاتے ہیں اس دن ہم سمجھ لیں گے کہ ہمارا نام زندگی کا نشان اپنے لوگ کرم سے درست کر رہا تیرا لوکہ شکر ہے۔ یہ مکابرہ میں نوبت باری کا ذکر کرتا ہے۔ کیجیے۔

مشعل: بہرحال معاف کیجیے گا ایسے روح فرسا مضامین سے مجھے نفرت ہے۔ اگر خدا ان ہی ہے تو بندہ مطالعہ سے دور گزرا۔

حاشیہ: دیکھیے لیس ہیں جس سے اختلاف ہے

خفتہ سا ادا سمجھی جس [illegible] تھی
سب کچھ سمجھی پر ایک نہیں کی [illegible] تھی

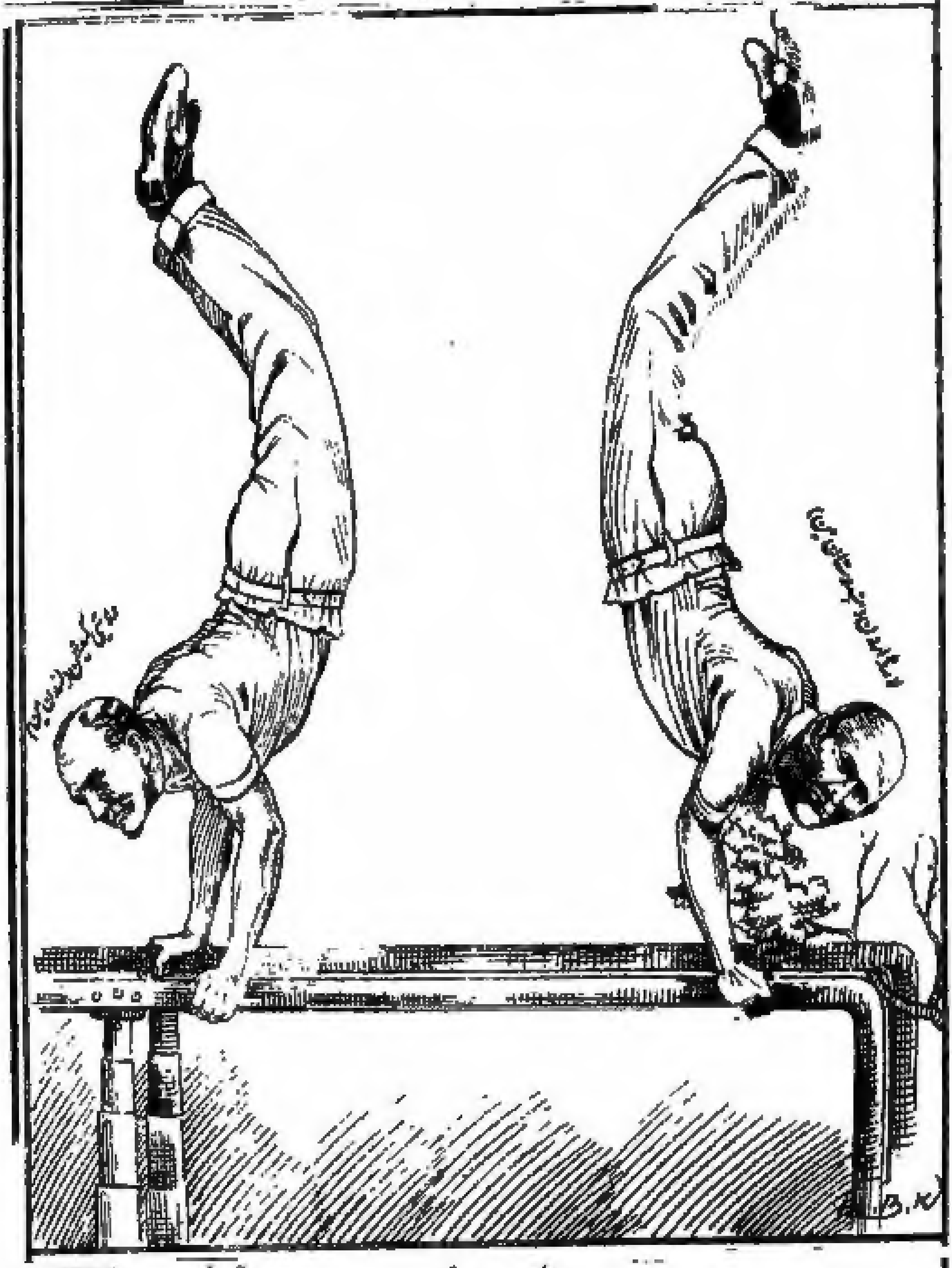
معلوم ہوتا ہے کہ جناب کو کسی نے بیر کار بار [illegible] شاہ مرحوم نے اپنی کتاب [illegible] میں میاں مٹھا کا حال لکھا ہے کہ میاں مٹھا اپنے دوست کے یہاں مہمان گئے دوست نے پلاؤ بارہ کے قورمے کا اہتمام کیا

بی بی گھر بیس سے لکھا کہ جہاں نعمت کا مزہ چکھنی کی ہنگی ہو کہاں۔ شتر ہمارے شام ہو تو میاں آپ کی ان کی دال سے آگے نہ بڑھے۔ اس لکھنے کے یہ معنی رہ گر جاتے تھا۔ میاں سے کہنے لگیں اے باز سے باز آئی تو بازو۔ وہ گئے بازار اٹھے۔ بی بی کے پاس بیٹھی تھیں خود بھوکی زبان کھلی تھیں۔

اے خدا کی مار اس حلوئی پر کیا خیلی ہے ۔ وہ ایک مہمان پکڑوا آتا ہے چلے گوڑے ۔ ارکھا لکھا ہے پھر بیٹے سے منہ کل رہتا ہے ۔ مہمان نے جو خبر گرہ یہ آواز سنی۔ جان لے کے بھاگے۔ صاحب خانہ گھر میں آئے دیکھا تو میاں مٹھا کا پتا نہیں بی بی سے حال دریافت کیا انھوں نے منہ چڑھا کے کہا۔ بیسن بیل کا پتا مانگتے تھے میں نے دیا نہیں بس وہ ناراض ہو کے چلے گئے۔ اے ابھی ابھی تو گئے ہیں جا کے منا لاؤ۔ میاں بتاشے کے تعاقب میں دوڑے آگے آگے میاں مٹھا پیچھے پیچھے یہ۔

مٹھا نے پلٹ کے دیکھا تو آرہا ہے اور بگٹٹ بھاگنا شروع کیا۔ کہ صاحب خانہ قتل چاہتے ہیں۔

ابھی میاں مٹھا قرآن کیا تھا کہ [illegible] سے حاضر ہیں لیتے جاؤ بیچنے کے لیے نہ بگڑو۔ گر وہ کس کی سنتے ہیں۔ گھر میں بھی گئے تو بیچ دس کی زنجیر سے بند حال غرض بی بی نے کل سامان دعوت دیکھی عزیز کیا۔ حضور سے بھی التماس ہے کہ لاحے ہیے خلاف [illegible]



پولیٹیکل جمناسٹک

"دُم ساوڑے کا کھیل"

کیبنٹ :- اے خدا بس کھلاڑی ؟

ارون :- ہاں میری جان - تو اور ان تمہ جہان - قلا بازی برابر ہے ؟

[illegible]

ہندوستان اس نوازش سے مستفید ہو سکے اور جناب والا ان کی کالی صورت دیکھیں گے ڈراؤنا کیا تماشا۔ زیادہ کیا لکھوں۔ آپ کی خطا نہیں آن قلم حامیوں کا قصور ہے جنہوں نے ٹکی مذاق بگاڑا اور جن کی آج کل کثرت ہے۔

نامۂ عطوفت متعلق آئرہ ابسلم

بجواب نصیحت نامۂ لارڈ ارون

لاٹ صاحب بشیر خیر ہے۔ ہر کسے ناصح برائے دیگران ناصح خود یافتم کم در جہاں تمہارا گشتی چٹھی جو تم نے ہندوستان کے لوگ زادوں یعنی والیان ریاست کے نام لکھی ہے ہندی نے ملاحظہ فرمائی۔ مہاراجہ بیکانیر نے بھی کچھ اسی قسم کی نصیحتیں اپنے بھائی بندوں کو حال ہی میں کی تھیں اب معلوم نہیں کہ تم دونوں میں شاگرد کون ہے اور استاد کون مگر دونوں کی گفتگو ایک دوسرے سے اسقدر ملتی جلتی ہے جیسے دو شخص اور ایک زبان۔ ایک اچھی بات دو کے منہ سے نکل آئی ہیں کوئی برائی نہیں خوب ہوا کہ دو آدمی ہم زبان ہو گئے۔ مہاراجہ بیکانیر کی ریاست کا حال تو زیادہ کچھ نہیں کہ کس عنوان سے حکمرانی کرتے ہیں اور جو صلاح انھوں نے دوسری ریاستوں کو دی ہے خود اس پر کہاں تک عمل کرتے ہیں۔ ہوا سنا ہے کہ آدمی معقول ہیں۔ دوسروں سے کچھ کہنا ہے تو پہلے خود بھی اپنی اصلاح کی ہوگی۔ اسے ان میں بیچاری چاند والی میں بیٹھے والی کیا جانوں کہ بیکانیر میں کیا ہوتا ہے بڑی برائی یہ ہے کہ ہم باہر والے بہت ہوتے ہیں اتنی سی بات معلوم ہوئی کہ کیا

دسلوم ہوئی کہ کیا سوزش نکل دے ہیں تو میری بات ان میں سے بعض کی ہرج ہوتی ہیں اس سے خطا کچھ اخباری کاغذوں سے کچھ اپنے نواب کی زبان سے اچھی طرح سنا ہے۔ تمہاری نصیحتیں کوئی نرالے تجربے نہیں ہیں۔ اخلاق کی کتابوں میں ہزاروں ذکروں چکروں ایسی نصیحتیں موجود ہیں۔ بڑے بوڑھوں کی زبانی سنا ہے کہ نصیحت



ز فراخی دہن

میخانۂ جگر میں یہاں خاک بھی نہیں
خمیازہ کھینچے ہے بت بیداد فن ہنوز

”ہائے اس موئے غار کا کیا ٹھکانا ہے۔ اسے کون بھر سکتا ہے“
”آہ ...... آ ...... کو ...... آ ...... کھاؤں“

اسی نسخہ سے یہ بھی معلوم ہوتی ہے جو خود اس عیب سے پاک ہو۔ پھر آپ کو دیکھو خود ہی بدلتے اور چاہتے ہیں کہ لڑکے ہر وقت مصلے پر بیٹھے قرآن پڑھا کریں غیر عورت کو نظر بھر کے نہ دیکھیں نفسی نفسی جانوروں پر تاکید ہے کہ جھوٹ نہ بولا کرو مگر جب خود دوسرے محل میں جاتے ہیں اور کوئی لڑکا دیکھ لیتا ہے تو اس سے کہتے ہیں خبردار کبھی ان سے

ذکر نہ کرنا کہاں ہیں اور جو پوچھیں کہنا ہم نہیں جانتے۔ بھلا ایسی نصیحت کیا خاک اثر کرے گی لڑکے بھی وہی سیکھیں گے جو باپ کو کرتے دیکھیں گے۔ تم نے ریاستوں کو جو سبق دیا ہے وہ بہت اچھا ہے مگر وہی بات کا پڑھانا ذرا خود کر کے دیکھو تمہاری سرکار میں پہلی کتاب نصیحت نامہ کی کہاں تک پڑھی پڑھائی جاتی ہے زیادہ طول کرنے سے ہندی ایک ہی بات کہتی ہے۔ تمہارا قول ہے کہ ریاستوں میں رعایا کی ترقی کے وسائل پیدا کیے جائیں راجا اور پرجا کے حق اپنی اپنی جگہ پر مقرر ہوں۔ قانون رعایا کی مرضی اور منشے پر بنے۔ میری بڑھاپے کی آنکھوں نے آج تک ترقی کے وسائل نہیں دیکھے۔ یہ ایک پہیلی ہے۔ آخر بتاؤ ترقی کے معنی کیا ہیں یہی نہ کہ دولت زیادہ ہو رعایا امن چین سے رہے کھانے پینے کی چیزیں سستی ہوں عزت آبرو کی زیادتی ہو۔ رئیس رعایا کا خیر خواہ ہو۔ رعایا رئیس کی عاشق۔ ملک میں بداعمنی ہونے نہ پائے۔ دیکھو تم دیکھتی ہوں کہ دولت تمہاری گرو کہاں ہے؟ گھروں میں کیا خاک اڑتی ہے۔ ہاں دو آمد ہوا ہے کے عہدوں کی رقم ہندوستان کہا لکھی ہوئی ہے۔ دولت کی برکت اڑ گئی۔ رعایا کے امن چین کا یہ حال ہے کہ ہر گھر میں پھوٹ ہر محلہ میں نفاق ہر شہر میں دنگا فساد ہے۔ ڈاکے پڑتے ہیں چوریاں ہوتی ہیں۔ فوجداری کچہریوں میں جو بھیڑ بھاڑ آج نظر آتا ہے کبھی ہم نے کاہے کو دیکھا تھا اگر یہی باں طلاس ہے تو یہ مثل صحیح ہے کہ کمزوری کی قوت کے اشتہار لگی نظر آتے ہیں۔ اسلیے ہندوستان کے تمام مردوں کو سمجھنا چاہیے کہ میری یہ مثل بھی صحیح ہے کہ فوجداری کچہریوں

رہتی ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رعایا چین سے نہیں ہے۔ مگر نہ نہ میں جو آمدنی تھی کبھی ...... ان کا محصول ہو گئی ہے ...... کے گھر کی ...... پیدا کی جاتی ہے۔

کمانے پینے کی بدحالی کا حال یا قبل بیان ہے۔ غریب دن بھر محنت کر کے تھکے جاتے ہیں اور اپنے بال بچوں کا پیٹ نہیں بھر سکتے۔ ...... میں گل کے ...... کی ...... کر ......

میں ایک کی ملازمت سے بھی ایسا گھر نہ ...... دونوں وقت فراغت سے ...... دادا کے ایک ...... تھے ...... تھے اور آبائی پیشہ کے ...... کی وجہ سے۔ کمانے پینے کی ...... نے دیا۔ ان کا پیٹ ...... اب ...... ہیں وہ ...... کرتے ہیں ...... ہیں ...... دکھائی دیتی ہیں ...... بڑھ گیا ہے۔

...... نہیں ہے ...... میں برکت نہیں ہے ...... کی ...... جب یہ کہتا ہے کہ انہیں ...... کی عادت ہے تو ...... ہوتا ہے ...... کر لو۔

بھئی دیکھو ...... صاحب اب ...... سے ...... کہ آج تک ...... صاحب آئے ان میں سے کون ایسی طرح ...... آئے ...... کی ...... ہے ...... نکالیں ...... کی ......

نہ ...... رہتیں ...... ہیں۔ ...... کے گھر ...... جا کے انہیں زیر بار کیا ...... کی امداد ...... ہو ...... سے ...... کی ...... ہو جاتی ہے۔

کیا یہ ترقی کا وسیلہ ہے؟

کوئی ...... نہیں کر سکتا جب تک ...... کی جیب بھری ہوئی نہ ہو۔ کیا یہ ترقی کا وسیلہ ہے؟ ...... کر رہا ...... ہے انہیں نصیحت کرنی چاہیے مگر نصیحت ...... بتانے کی جاتی ...... تمہاری ...... کو ...... دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں اور اپنی حکومت کے ...... قانون ...... نہیں ......

غریب ریاستیں ...... کہاں سے ...... کی گئیں ...... کی کمائی ہو تو ...... رعایا کی مرضی کے مطابق قانون بنایا ...... کے ...... میں ...... کی ...... کی ...... تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی ...... معاملہ ...... نہیں ہو گیا۔ ہم آتے ہیں ایک بات کہی ...... حضرت آپ کیوں آتے ہیں ...... سے جو کچھ کہنا ہے کہہ دیجیے۔ نہیں ہم ...... میں بات کہیں گے ...... حضرت ...... سال سے ریاست میں ...... پڑا ہوا ہے ...... نہیں ہے ...... رعایا میں ...... آپ کی ...... نہیں ...... ایک پائی نہیں ...... باقی آئندہ

...... دینی زبان سے جو کچھ ...... ہوا:

...... کا تماشا کر دیا گیا۔ ...... ہمارے ملک کی رسم ہے ...... کا تماشا ...... کھانے ...... کا حق ہے ...... کا ...... نے آسمان سر پر اٹھا لیا ...... کی ...... کی ...... مذہب ...... کی ...... جائے تو بہتر ہے ...... کے ...... اور ...... لیا ہے۔

آج ...... کے قتل ...... کے ساتھ ...... کھاتے پھرتے ہیں ...... معلوم نہیں ...... نے اپنا ...... حق ...... صاحب ...... وصول کیا یا نہیں مگر ...... صاحب کی ...... میں ہم نے ...... اور سمجھے کہ ...... کے حاصل کرنے کے ...... یورپ سے تہذیب ...... ضرور لیا۔

ایران سے ...... ترکی میں ...... عظیم ہے ...... قائم رہا ...... قائم رکھنے ہی ...... کا ...... ہندوستان میں جاری ...... تہذیب کی ...... ہوگی ہے ...... کی ...... میں اسلام ...... مسلمان ...... کے ...... ہندوستان بھی یورپ کو ...... سلام کرے گا۔

ڈاکٹر ضیاء الدین خادم بھاگلپور

...... ہے ...... مگر ...... کی ...... یورپ ...... جاتے ...... ہے ...... ضیاء الدین ...... کا نقصان ...... کے ...... یورپ جانے کی ...... دل میں ...... کہ آپ ...... کر ......

پھر لندن کا ...... مطلب ...... کے ...... یا ...... پارک ...... ہندوستان ...... صاحب ...... ہو جائے گا اور ...... میں کوئی داغ باقی نہ رہے گا۔

...... آئندہ

مولانا شیخ کی نوٹ بک

وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھیے

...... میں ...... شاہزادہ نصر اللہ خان ...... کی ...... دیکھنے تشریف لے گئے ...... آپ کے ...... ساتھ ...... کے ...... گئے تھے کہ ...... کے ...... ایک ...... مصیبت نازل ہوئی ...... جب ...... ایک ...... میں ......

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ سے تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

طلائے عنبر مشک

[illegible]

قیمت فی بکس
۱۰ خوراک (مٹے)

بارہ نمبر [illegible] مشہور عام الخاص

[illegible]

فی بوتل پانچ روپیہ (صما)
تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس مفت

طلائے سیفی

[illegible]

قیمت فی شیشی
آٹھ روپیہ (مٹے)

حب یاقوت مقوی و ممسک

[illegible]

قیمت فی بکس ۴۰ خوراک ہے
محصول ڈاک پانچ روپیہ (صما)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطبا سے مفت حاصل ہوسکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔ منیجر دواخانہ معدن الادویہ گولہ گنج لکھنؤ

فہرست کلاں مفت طلب فرمایئے

نایاب اور بیش بہا تحفہ

[illegible]

قیمت فی شیشی علاوہ محصول ... ساعت

المشتہر
حکیم سید محمد نواب بیت الشفاء گیا (بہار)

سچا ہمدم و دلی دوست

[illegible]

قیمت فی ڈبیہ ... چار روپیہ ... (صما)

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاوار
ایجنٹ امرچند ... لکھنؤ

پری مہک تیل

[illegible]

مختار احمد بجری مرچنٹ موجد ہے

[illegible]

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۳۶-۳۷ء

[illegible]

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — [illegible]

دودھ گنج کیسری — [illegible] قیمت ...

بال سدھا — [illegible]

اپنے شہر کے دوافروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ امرچند لکھنؤ

[illegible]

غذا — روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر نہیں دکھا نے کو ... سمجھ لینے کے بعد چونکہ نہایت وضاحت سے ... کتاب میں لکھ دیے گئے ... ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ہو ... ستار یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ ناز ... جمع ہو ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔

حصہ اول کی للعہ فی جلد۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

لطف حیوۃ کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے۔ صفحہ ۱۰ و ۱۱ کے درمیان لپٹی پر اشتہار ملاحظہ ہو۔